جلد ۴۸/۱۳ | ۱۶ فتح ۱۳۳۸ ھش | ۱۶ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۹۶

چاولوں کی قیمتوں پر سے کنٹرول ختم کر دیا گیا

اب عام بیوپاری چاول برآمدی تاجروں کے ہاتھ آزادانہ فروخت کرنیکے مجاز ہونگے

راولپنڈی ۱۵ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے مارشل لا کے ضابطہ نمبر ۲۴ کے تحت باسمتی بیگمی اور پرمل قسم کے چاول کی جو انتہائی قیمتیں مقرر کی تھیں۔ انہیں فوری طور پر واپس لے لیا گیا ہے۔ اب ان کی قیمتوں پر کوئی کنٹرول عائد نہیں رہا۔ اور عام بیوپاری انہیں برآمدی تاجروں کے ہاتھ آزادانہ فروخت کرنے کے مجاز ہوں گے۔ صوبائی حکومت نے کاشتکاروں کو مناسب معاوضے کا یقین دلا دیا ہے۔ حکومت باسمتی۔ بیگمی۔ پرمل کو علی الترتیب ۲۲ روپے ۱۸ روپے اور ۱۶ روپے فی من کے حساب سے خریدنے کو تیار ہوگی۔ بشرطیکہ چاول اسے پیش کیا جائے۔ اس طرح کاشتکاروں کو مناسب معاوضہ ملنے کا یقین ہو جائے گا ساتھ ہی چاول کی قیمتوں پر کنٹرول بھی نہیں رہے گا۔ اور زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ حاصل کیا جاسکے گا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی تشریف آوری

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ عالمی عدالتِ انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ ایک بجے بعد دوپہر لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ اس ماہ کے اوائل میں ہیگ سے پہلے کراچی پہنچے تھے وہاں کچھ روز ٹھہرنے کے بعد آپ لاہور آئے۔ اور وہاں کچھ روز قیام فرمایا اور پھر کل ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ انشاء اللہ العزیز جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند بھی اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام سیدہ موصوفہ کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

فرانس اور ایران میں نئے سفیر

کراچی ۱۵ دسمبر۔ میجر جنرل این۔ اے۔ ایم رضا اور مسٹر اختر حسین کو علی الترتیب فرانس اور ایران میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے محلہ دارالیمن ربوہ میں ایک فری ڈسپنسری کا قیام

روزانہ قریباً ۳۰-۳۵ مریض اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

ربوہ ۱۵ دسمبر۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اجازت اور منظوری سے مجلس کے شعبہ خدمتِ خلق نے ۲ نومبر سے ربوہ کے محلہ دارالیمن میں جو دریائے چناب کی جانب اصل شہر سے ذرا فاصلے پر واقع ہے ایک فری ڈسپنسری قائم کی ہوئی ہے۔ جس سے اس محلے اور ملحقہ محلوں کے کم و بیش ۳۰-۳۵ مریض روزانہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس موسم میں جبکہ بالعموم موسمی امراض ملیریا پیچش اور نزلہ زکام وغیرہ کا بہت زور ہوتا ہے۔ مجلس کا یہ اقدام نہایت قابلِ قدر اور قابلِ تحسین ہے۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب نے روزانہ ڈسپنسری میں وقت دینا منظور کیا ہوا ہے اور آپ باقاعدگی سے روزانہ ۲½ بجے بعد دوپہر سے ۳½ بجے تک ڈسپنسری میں موجود رہ کر مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ اور پھر خود ہی انہیں دوائیں بنا کر دیتے ہیں۔ گذشتہ ایک ماہ میں متعدد مریضوں کا حسب ضرورت ٹیکوں وغیرہ کے ذریعہ بھی علاج کیا گیا ہے۔ اور اب تک سینکڑوں روپے کی ادویات مفت تقسیم کی جاچکی ہیں۔

اس ڈسپنسری کے اخراجات کا بیشتر حصہ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب اور بیگم صاحبہ چوہدری غلام اللہ صاحب مرحوم نے ادا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ویسے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے شعبہ خدمت خلق کے انچارج محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت کی قربانیوں اور ذمہ واریوں کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے

ہمارا فرض ہے کہ ایک طرف جسم اور دل و دماغ سے تعلق رکھنے والی قربانیاں پیش کرتے رہیں اور دوسری طرف اموال سے متعلق بھی ایسی قربانی کریں جو عدیم النظیر ہو

آئت قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین کی لطیف اور پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ر جولائی ۱۹۴۹ء بمقام پارک ہاؤس ۔ کوئٹہ

(یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اس کے بعد فرمایا :۔

دُنیا میں ہر نبی کے آنے پر اُس کو اور اُس کی جماعت کو

مختلف قسم کی قربانیاں

کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن دوسرے نبیوں کی قربانیوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں میں یہ فرق ہے کہ دوسرے نبیوں کی قربانیاں کسی نہ کسی جگہ پر جاکر ختم ہو گئیں۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی جماعت کی قربانیاں قیامت تک ختم نہیں ہوں گی دنیا میں اگر کسی کو ملیریا بخار آتا ہے۔ تو اسکو یہ تسلی ہوتی ہے کہ دو چار دن میں یہ بخار اتر جائے گا۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ اس تکلیف کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اس وقت پر جاکر یہ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ یا ٹائیفائڈ ہے۔ یہ بے شک ایک سخت مرض ہے۔ اور لمبے عرصہ تک چلا جاتا ہے۔ لیکن بہرحال کسی نہ کسی وقت پر جاکر یہ بیماری ختم ہو جاتی ہے اور مریض سمجھتا ہے۔ کہ اسے یہ بوجھ چودہ یا اکیس دن تک اٹھانا پڑے گا۔ لیکن

ایک بیماری ایسی ہوتی ہے

جو ہمیشہ تک چلی جاتی ہے گویا کہ وہ تمام عمر کا روگ ہوتا ہے۔ مثلاً سل دِق اور دمہ کی بیماریاں ہیں ان کے متعلق انسان کو یہ امید نہیں ہوتی کہ یہ جلدی ختم ہو جائیں گی بلکہ وہ سمجھتا ہے کہ ایک لمبے عرصہ تک مجھے یہ بیماریاں برداشت کرنا پڑیں گی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اور آپ کی امت کا بوجھ بھی ایسا ہی ہے جو قیامت تک کے لئے ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوئی نبی بھی ایسا نہیں گذرا جس کی تعلیم ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی ہو زیادہ سے زیادہ عرصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کا ہے جو دو ہزار سال کے قریب رہی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کا بوجھ صرف دو ہزار سال کے لئے نہیں بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔ بعض لوگوں نے اپنے آپ کو تسلی دینے کے لئے قیامت کو بہت نزدیک کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ

بعض احادیث کے غلط معنے

کرکے یہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ کسی طرح یہ بوجھ ٹل جائے۔ مثلاً وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ ۔ کے یہ معنے کرتے ہیں کہ میں اور قیامت دو انگلیوں کی طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ یعنی جس طرح انگشت شہادۃ اور وُسطیٰ دو نوں انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ اسی طرح میں اور قیامت آپس میں ملے ہوئے ہیں لیکن اگر قیامت آپ کے ساتھ اسی طرح ملی ہوئی تھی۔ تو آپ کی وفات کے فوراً بعد نہ سہی، دس بیس سال کے بعد تو آجانی چاہیئے تھی پچاس سال کے بعد آجانی چاہیئے تھی سو سال کے بعد آجانی چاہیئے تھی۔ دو سو یا تین سو سال کے بعد آجانی چاہیئے تھی۔ مگر

تیرہ سو سال ۱۳۰۰

سے اوپر عرصہ گذر گیا اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ دراصل اس حدیث کا مطلب یہ تھا کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا۔ میرا زمانہ اور قیامت آپس میں ملتے ہیں۔ اور خواہ قیامت دو کروڑ سال کے بعد ہی کیوں نہ آئے۔ میرے اور اس کے درمیان کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔ چنانچہ وہ بات تو غلط نکلی جو عام مسلمان سمجھتے تھے۔ اور یہ بات سچی نکلی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تیرہ سو سال کے بعد اگر کوئی نبی آیا بھی۔ تو اس نے آکر یہی بات کہی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوں۔ میں

آپ کے ہی خادموں میں سے ایک خادم ہوں

اور آپ کے دین کی اشاعت کے لئے آیا ہوں۔ مجھے نبوت کا انعام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کی غلامی میں ہی ملا ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں یعنی انگشت شہادۃ اور وسطیٰ کی طرح آپس میں ملے ہوتے ہیں۔ اس کے محض اتنے ہی معنے تھے۔ کہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر آئے گا۔ تو ایک رنگ میں وہ میرا ہی ہوں گا۔

اس کا یہ مطلب نہیں تھا

کہ میں اور قیامت آپس میں دو انگلیوں کی طرح اس طرح ملے ہوئے ہیں۔ کہ میں فوت ہوا تو قیامت واقع ہو جائے گی۔ اگر اسکے یہی معنے تھے تو آپ کی وفات کے بعد قیامت آجانی چاہیئے تھی۔ مگر ۱۳۰۰ سال کا عرصہ گذر گیا۔ اور ابھی تک قیامت نہیں آئی بلکہ آپ کے دعویٰ کو لیا جائے۔ تو اس پر قریباً ۱۴۰۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے پھر ابھی مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح اور مہدی نے بھی آنا ہے۔ لیکن قیامت کے جو آثار اور علامات بیان کی جاتی ہیں۔ وہ ابھی موجود نہیں

قیامت دو ہی طرح آسکتی ہے

اوّل اس طرح کہ دُنیا کی مادی حیثیت ایسی ہو جائے۔ کہ اس میں انسان رہ نہ سکے۔ مگر یہ تغیر ابھی تک نظر نہیں آتا۔

دوم اس طرح کہ اس کی اقتصادی حالت ایسی ہو جائے۔ کہ اس میں کوئی آدمی نہ رہ سکے۔ اور یہ تغیر بھی ابھی تک پیدا نہیں ہوا ایٹم بم کے متعلق جو عام طور پر تصور پایا جاتا ہے وہ بھی درست نہیں ایٹم بم سے چند بڑے بڑے شہروں کو ہی تباہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک ایک ایٹم بم پر دو تین کروڑ روپیہ خرچ آتا ہے اور اتنا روپیہ خرچ کرنے کے بعد وہ کونسی حکومت ہوگی جو اسے چھوٹے چھوٹے قصبات اور گاؤں پر پھینکنا شروع کردے۔ یہ تو چند بڑے بڑے شہروں کو تباہ کرنے کے لئے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اگر وہ شہر برباد ہو گئے تو قوم کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائیگی۔ یا اس قدر اقتصادی نقصان پہونچ جائے گا۔ کہ وہ پھر اٹھ نہ سکیگی

ورنہ چھوٹے چھوٹے قصبات اور گاؤں ایٹم بم سے اسی طرح محفوظ ہیں۔ جیسے ہوائی جہازوں سے پھینکے جانے والے دوسرے بموں سے۔ اگر کوئی حکومت چھوٹے چھوٹے قصبات پر ایٹم بم پھینکنا شروع کرے تو اس کا دیوالہ نکل جائے۔ غرض ابھی تک کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی۔ جو دنیا کے خاتمہ پر دلالت کرتی ہو۔ پھر اقتصادی لحاظ سے بھی یہ دنیا ابھی ہزاروں سال تک باقی رہ سکتی ہے۔ آج کل سب سے زیادہ

اہم سوال خوراک کا ہے

اور یہ کہا جاتا ہے کہ خوراک کی وجہ سے اس دنیا کا زیادہ دیر تک چلنا مشکل ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جنگ کے بعد غلہ کی قیمت گرنی شروع ہو جاتی ہے۔ پچھلی جنگ کے بعد لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا تھا۔ کہ دنیا اب باقی نہیں رہ سکتی۔ اب قیامت آجائیگی اور یہ دنیا تباہ و برباد ہو جائے گی۔ لیکن ۲۸ء اور ۲۹ء میں غلہ کی قیمت گر کر سوا روپیہ فی من پر آگئی تھی۔ اور قیمت کم اسی وقت ہوتی ہے۔ جب اس کے خریدار کم ہوں۔ ۲۸۔۲۹ء میں غلہ کی قیمت اتنی کم ہوگئی تھی کہ زمینداروں کے لئے حکومت کو مالیہ ادا کرنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔

مجھے یاد ہے

ان دنوں ایک سکھ رئیس میرے پاس آیا۔ وہ کانگرس سے ہمدردی رکھتا تھا۔ اس کے پاس بیس پچیس مربعہ زمین تھی۔ اس نے کہا کانگرس سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے حکومت مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ آپ میری سفارش کر دیں۔ میں گندم کا ایک دانہ بھی نہیں اٹھاتا۔ سب گندم حکومت اٹھالے لیکن مجھ سے مالیہ کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس وقت گندم کی قیمت کس حد تک گر گئی تھی۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب کھانے والے کم ہوں۔

گزشتہ سالوں میں

جو قحط پڑے ہیں

وہ عارضی حالات کا نتیجہ تھے۔ آبادی کا بہت سا حصہ ایسا تھا جو لڑائی کی وجہ سے اپنی جگہ چھوڑ کر دوسرے علاقہ میں بھاگ کر چلا گیا تھا۔ اور اس طرح اس علاقہ میں پوری طرح کاشت نہ ہو سکی۔ یا لوگوں کے مکانات گر گئے تھے۔ اور وہ جلد اپنے علاقوں میں دوبارہ نہ بس سکے۔ جس کی وجہ سے پوری طرح کاشت نہ ہو سکی۔ اور بھی کئی قسم کی بیماریاں آئیں مثلاً بیج نہیں مل سکتے تھے جس کی وجہ سے قحط کے آثار پیدا ہو گئے۔ لیکن اب لوگ اپنی اپنی جگہ واپس چلے گئے ہیں۔ اور کاشت میں جو روکیں تھیں وہ دور ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب غلہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن قطع نظر اس کے کہ موجودہ زمین کی آمد دنیا کو پالنے کے لئے کافی ہے۔

قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے

اگر صحیح طور پر زمین کی طاقتوں کو استعمال کیا جائے۔ تو چار پانچ سو من فی ایکڑ پیداوار ہو سکتی ہے۔ یہ بات بظاہر عجیب معلوم ہوتی ہے لیکن مجھے ایک ماہر سائنسدان نے بتایا ہے کہ زمین کے ٹمک جن سے غلہ پیدا ہوتا ہے۔ پوری طرح استعمال کئے جائیں تو گندم کی آمد دو سو من فی ایکڑ تک ہو سکتی ہے۔ اور جب

دو سو من فی ایکڑ

آمد ہو سکتی ہے۔ تو چار یا پانچ سو من فی ایکڑ بھی ناممکن نہیں۔ اس وقت اوسط آمد آٹھ دس من فی ایکڑ سے بھی کم ہے۔ لیکن اس مقدار تک گندم کی آمد کو پہنچا یا جائے جو قرآن کریم سے معلوم ہوتی ہے۔ تو موجودہ دنیا اگر دس گنا اور بڑھ جائے۔ تب بھی اس کا گزارہ ہو سکتا ہے۔ اور اس کے لئے کئی ہزار سال کا عرصہ درکار ہے۔ غرض خوراک کے لحاظ سے بھی دنیا موجودہ دور میں ہزاروں سال تک چل سکتی ہے۔ پس انا والساعۃ کہاتین والی حدیث کے معنے قرب قیامت کے کرنے درست نہیں۔ باقی رہا خدا تعالیٰ کا فعل۔ سو وہ اگر مارنا چاہتا۔ تو

حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے زمانہ میں بھی ایسا کر سکتا تھا۔ بلکہ اگر وہ اس دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا تو کیا تھا پس خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ قیامت کب آئے گی۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیوں اور ذمہ داریوں کا زمانہ

قیامت تک ممتد

ہے اور ان کا کوئی دوسرا نبی اور اس کی قوم مقابلہ نہیں کر سکتی۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کی قربانیاں اور ذمہ داریاں نہ صرف سب سے زیادہ ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کی اور آپ کی امت کی قربانیوں اور ذمہ داریوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے۔ گویا نہ صرف زمانہ کو نامعلوم حد تک لمبا کر دیا گیا ہے۔ بلکہ قربانیوں کی نوعیت کو بھی بدل دیا ہے۔ اسی کی طرف

یہ آیت اشارہ کرتی ہے

جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے میرے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جو سب جہانوں کا رب ہے۔ اس آیت میں گو مخاطب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ بھی مخاطب ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس کے مخاطب صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں ہو سکتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے۔ اے میرے رسول تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ تمہاری نجات اسی بات میں ہے کہ تم

میرے کامل متبع بنو

ایک مشہور آیت یہ ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یعنے اے میرے رسول تو ان سے کہہ دے۔ کہ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے تو تم میرے پیچھے چلو۔ اور میرے اعمال کی نقل کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ پس قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین کی آیت جیسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ ویسے ہی دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ کیونکہ انہیں آپ کی مکمل اتباع کا حکم ہے۔

صلوٰۃ کے معنے

نماز کے ہیں۔ اور نماز ایسی چیز ہے جس کا تعلق جسم دماغ اور دل کے ساتھ ہوتا ہے۔ پس "صلوٰۃ" اس قربانی کو کہتے ہیں جو جسم اور دل و دماغ سے تعلق رکھتی ہو۔ اور "نسیکہ" جسم سے باہر کی قربانی کو کہتے ہیں جو انسان اپنے اموال کی صورت میں پیش کرتا ہو۔ "صلوٰۃ" میں دل و دماغ اور جسم کے ساتھ تعلق رکھنے والی قربانی مدنظر رکھا گیا ہے اور "نسیکہ" میں اموال کی قربانیوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ خواہ وہ کسی مقصد کے ماتحت ہوں۔ یا بلا مقصد کی گئی ہوں۔ "نسیکہ"

اے قافلۂ قادیاں

اے قافلۂ قادیاں - اللہ تمہارا پاسباں
روح محمد حرز جاں
لاکھوں فرشتے ہم عناں
اے قافلۂ قادیاں

بیت الدعا میں جائیو - سجدہ میں سر نہوڑائیو
دل کی مرادیں پائیو
مت بھولنا مجھ کو وہاں
اے قافلۂ قادیاں

اقصےٰ بہشتی مقبرہ - مینار عالی مرتبہ
مسجد مبارک جلوہ گہ
اسلام کے زندہ نشاں
اے قافلۂ قادیاں

پہلے مرا کہنا سلام - پھر اس طرح کرنا کلام
مہجور ہے تیرا غلام
تنویر بیکس ناتواں
اے قافلۂ قادیاں

ہیں یہ عجیب بات ہے کہ بعض قربانیاں ایک خاص مقصد کے ماتحت کی جاتی ہیں اور بعض بلا مقصد کی جاتی ہیں۔ مثلاً حج پر لوگ جاتے ہیں اور وہاں قربانیاں کرتے ہیں۔

حج پر جانے والوں کی تعداد

تو تین چار لاکھ تک جا پہنچی ہے اور ہر ایک شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ قربانی کرے۔ اگر اس موقعہ پر ایک لاکھ بکرے کی قربانی بھی کی جائے تو وہ لوگ انہیں نہیں کھا سکتے ایک ایک بکرے کو کھانے کے لئے پچاس پچاس آدمی چاہئیں۔ اس طرح ایک لاکھ بکروں میں سے حاجیوں کے لئے پانچ ہزار بکرا کافی ہو سکتا ہے یا زیادہ سے زیادہ دس پندرہ ہزار بکرے ان کے اپنے استعمال میں آجائیں گے۔ باقی سب گوشت ضائع چلا جاتا ہے اسی لئے وہاں ایک کھیل سی کھیلی جاتی ہے اور وہ یہ کہ بکرا ذبح کرنے کے فوراً بعد لوگ اسے دھتکار کر لے جاتے ہیں اس کا

مطلب یہ ہوتا ہے

کہ یہاں بکرے کی کوئی قیمت نہیں۔ میں جب حج پر گیا تو میں نے خیال کیا کہ حج کا موقعہ بار بار کہاں ملتا ہے اس لئے میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور دیگر عزیزوں اور جماعت کی طرف سے سات آٹھ قربانیاں دیں۔ جب ہم بکرے ذبح کرواتے تھے تو ذبح کرنے والوں کی چھری ابھی ذبیحہ کے جسم سے باہر نہیں نکلتی تھی کہ عرب آتے۔ بکرے کو ٹانگوں سے پکڑ لیتے اور گھسیٹ کر لے جاتے اور یہ چیز صرف ہمارے ہی ساتھ نہیں تھی دوسرے سب لوگوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔ ہر طرف قہقہے لگ رہے تھے جن کا مطلب یہ تھا کہ یہاں بکروں اور دنبوں کو پوچھتا ہی کون ہے۔ قصاب نے کہا آپ ایک بکرے کی چھاتی پر بیٹھ جائیے تاکہ آپ کے کھانے کے لئے ایک آدھ بکرا بچ جائے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ ہمیں بھی تو

گوشت کی ضرورت نہیں تھی

ہمارے وہاں کون سے واقف اور عزیز تھے جنہیں ہم نے گوشت دینا تھا۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ چلو یہ لوگ بکروں کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں تو لے جانے دو ہماری طرف سے تو قربانی ہو گئی۔ اسی وجہ سے بعض

مخالفین اعتراض کرتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر جب وہاں لاکھوں کی تعداد میں اکٹھے ہوتے ہیں تو جو قربانیاں کی جاتی ہیں ان کا کیا فائدہ؟ ویسے تو حج پر غرباء بھی جاتے ہیں لیکن حج کے لئے حکم تو یہی ہے کہ صاحب استطاعت لوگ جائیں اور ہر ایک شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ وہ قربانی کرے لیکن اتنا گوشت کھائے گا کون؟ پھر وہاں صرف بکروں اور دنبوں کی ہی قربانی نہیں دی جاتی بلکہ بعض لوگ اونٹ بھی ذبح کرتے ہیں۔

حج کے موقعہ پر

گائے کی قربانی بہت کم ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ایک دفعہ اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔ لیکن اس کا رواج بہت کم ہے اونٹ کی قربانی لوگ عام کرتے ہیں اور اونٹ کا گوشت سینکڑوں آدمیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ آریوں کی طرف سے بھی یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حج کے موقعہ پر گوشت ضائع کیا جاتا ہے اور ایسے موقعہ پر کیا جاتا ہے جب لاکھوں کی تعداد میں وہاں مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے یہ کام ہوتا ہے۔ اب بظاہر یہ بات بے فائدہ اور بے مقصد معلوم ہوتی ہے لیکن اسلام نے اس کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ درحقیقت دنیا میں ہزاروں کام ایسے ہوتے ہیں جو قوم کو اس لئے کرنے پڑتے ہیں کہ ان کا لیڈر کہتا ہے کہ تم ایسا کرو۔ وہ موقعہ ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی پوچھے تم نے مجھے یہ حکم کیوں دیا اور میں ایسا کیوں کروں کیونکہ

زندہ قومیں جانتی ہیں

کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں کرنا ہی اصل چیز ہے اور یہ ان کے زندہ ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر ہمیشہ کے لئے مبارک تھا اس کے لئے کوئی خاص وقت برکت کا نہ تھا جس وقت سے خدا تعالےٰ نے آپ کو نبی قرار دیا تھا اسی وقت سے آپ کا جسم مبارک تھا۔ پھر صحابہؓ کے سامنے آپ ایک دفعہ نہیں آئے کم از کم پانچوں وقت نماز کے لئے آپ باہر تشریف لاتے تھے اور آپ کو نماز کے لئے وضو کرنا پڑتا تھا لیکن صحابہ یہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کے وضوء کا پانی زمین پر گرنے دیں اٹھا کر لے جائیں لیکن

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر

جب آپ وضوء کرنے لگے تو صحابہ آ گئے اور پانی کا ایک قطرہ اگرا انہوں نے اٹھا کر .... اپنے منہ اور دوسرے اعضاء پر مل لیا۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ

شاید ہی کوئی قطرہ نیچے گرا ہو۔ صحابہؓ پانی لینے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے تھے اور اس طرح لڑتے تھے کہ گویا وہ ایک دوسرے کو مار ڈالیں گے۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں اور ان کے مستعمل پانی میں بھی برکت تھی۔ لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ برکت اس دن ہی تھی پہلے نہیں تھی۔ اس دن اگر صحابہؓ نے ایسا کیا تو دنیا کو دکھانے کے لئے کیا تھا۔ اس وقت

آپ کے شدید ترین دشمن

آئے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ تم آوارہ گرد لوگوں پر اعتبار کرتے ہو یہ لوگ وقت پر تمہارے کام نہیں آئیں گے وقت پر کام آنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کا آپ سے خونی رشتہ ہے۔ اس لئے صحابہ اس وقت یہ دکھانا چاہتے تھے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کرنا تو الگ رہا ہمیں آپ سے اتنی محبت ہے کہ تم اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے ہم تو آپ کے مستعمل پانی کو بھی نیچے گرنے دینا پسند نہیں کرتے۔ تو دیکھو وہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تھے وہی صحابہؓ تھے اور وہی پانی تھا جو روزانہ پانچ وقت کم سے کم وضو کرتے ہوئے صحابہؓ کے سامنے نیچے گرتا تھا لیکن حدیبیہ کے موقعہ پر صحابہؓ نے

اپنی محبت کا یہ نمونہ

دکھایا کہ پانی نیچے نہیں گرنے دیا اور ثابت کر دیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو انہیں محبت ہے وہ دشمن کے واہمہ میں بھی نہیں آ سکتی مگر یہاں تو ایک مقصد تھا جس کو سامنے رکھ کر صحابہؓ نے کام کیا۔ لیکن بعض دفعہ ایسی قربانی بھی کی جاتی ہے جس کا بظاہر کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور قربانی کرنے والا بھی یہ نہیں جانتا کہ وہ کیوں ایسا کر رہا ہے۔ وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ اس کے حکم کی فرمانبرداری میں ایسا کر رہا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

مشرکین مکہ سے صلح کر لی

جس کی وجہ سے صحابہؓ کے اندر اس قدر بے چینی پیدا ہو گئی کہ حضرت عمرؓ جیسا آدمی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ

سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ ہم طواف کعبہ کریں گے یا کیا اسلام کے لئے غلبہ مقدر نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر ہم نے دب کر صلح کیوں کر لی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا کہ ہم طواف کریں گے مگر یہ نہیں تھا کہ اسی سال کریں گے۔ صحابہؓ پر

اس صدمہ کا اتنا اثر تھا

کہ اس کی برداشت ان کے لئے ناممکن ہو گئی تھی اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ قربانیاں یہیں ذبح کر دو تو یہ بات انہیں عجیب سی معلوم ہوئی وہ سمجھتے تھے کہ قربانی تو مکے میں ہوتی تھی اور پھر عمرہ یا حج کے بعد ہوتی تھی اور جب ہم مکہ گئے نہیں۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا نہیں یا ہم نے عمرہ یا حج کیا نہیں تو پھر یہ قربانی کیسی۔ اسی لئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانیاں یہیں ذبح کر دو تو انہوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے

آپ کی عادت تھی

کہ جب کسی بناء پر آپ ناراض ہو جاتے اور طبیعت میں جوش آجاتا تو اپنی بیویوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے۔ تمہارے بھائیوں یا تمہاری قوم نے ایسا کیا ہے۔ اس وقت اپنی طرف قوم کی نسبت نہ فرماتے۔ غرض آپ اپنے گھر تشریف لے گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا آج تیری قوم کو

میں نے یہ حکم دیا تھا

کہ قربانیاں یہیں ذبح کر دو مگر وہ اپنی جگہوں سے اٹھے نہیں اور ان پر میری آواز کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اتنی قربانیاں کرنے کے بعد یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ حکم دیں اور صحابہ جان بوجھ اس کی نافرمانی کریں۔ انہوں نے محبت کی کمی کی وجہ سے ایسا نہیں کیا بلکہ صدمہ کا ان پر اس قدر اثر ہے کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں ہیں۔ وہ یہ امیدیں لے کر آئے تھے کہ ہم دس بارہ سال کے بعد مکہ جائیں گے۔ عمرہ یا حج کریں گے۔

اور اپنے دلوں کو خوش کریں گے۔ انہیں یہ گمان بھی نہیں تھا کہ اُن کے راستہ میں کوئی روک پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے مشرکین مکہ سے صلح کر لی جس کی وجہ سے انہیں صدمہ پہونچا۔ پس آپ کے حکم پر اُن کا قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہونا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس صدمہ کے اثر کی وجہ سے ہے آپ سیدھے جا کر اپنی قربانی کو ذبح کرنا شروع کر دیجئے۔ صحابہؓ کو کچھ نہ کہیں۔ پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا

آپ نے نیزہ ہاتھ میں لے لیا

اور صحابہ کی طرف کوئی توجہ کئے بغیر سیدھے اپنی قربانی کی طرف گئے۔ آپ کا اونٹ کو نیزہ مارنا تھا۔ کہ صحابہؓ پاگلوں کی طرح اپنی جگہوں سے اٹھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے۔ کچھ صحابہ آپ کی مدد کرنے لگ گئے اور کچھ اپنی قربانیاں ذبح کرنے لگ گئے اس وقت صحابہؓ میں اس قدر جوش پایا جاتا تھا اور کہ وہ ایک دوسرے سے تلواریں چھینتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کی یہ کوشش تھی کہ میں دوسرے سے پہلے قربانی ذبح کر لوں اور تھوڑی دیر میں انہوں نے سب قربانیاں ذبح کر دیں۔

یہ قربانی بظاہر بے معنی تھی

صحابہؓ مکہ میں داخل نہیں ہوئے۔ انہوں نے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے عمرہ یا حج نہیں کیا تھا۔ مگر پھر بھی ان سے قربانیاں کروائی گئیں کیونکہ خدا تعالےٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ کسی جگہ کو بالذات تقدیس حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ جس جگہ کو مقدم قرار دے دیتا ہے وہی مقدس بن جاتی ہے۔ ایک اردو شاعر نے کہا ہے ؎

جدھر ملے وہ قبلہ ادھر طواف کریں

یعنی ہم تو اپنے معشوق کے دیوانے ہیں۔ اور ہمارا قبلہ ہمارا معشوق ہے جہاں وہ ملے ہم طواف کریں گے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے صلح حدیبیہ کے واقعہ میں مسلمانوں کو یہ سبق دیا کہ بے شک خانہ کعبہ ایک مقدس ترین مقام ہے جس کا طواف کیا جاتا ہے مگر اسکو تمہارے خدا نے ہی مقدس بنایا ہے۔ اگر لوگ تمہیں وہاں نہیں جانے دیتے۔ تمہیں رستہ میں ہی روک لیتے ہیں۔ تو جہاں وہ روک دیتے ہیں وہ ہیں قربانی کردو۔ کیونکہ وہی جگہ خدا تعالےٰ کا گھر ہے۔ غرض بظاہر یہ ایک بے مصرف قربانی تھی ایک "نسیکہ" تھی۔ جو صحابہؓ نے بیسیوں دفعہ بعد میں کی۔ لیکن اپنے اندر ایسی شان رکھتی تھی کہ دوسری قربانیاں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔

مکہ فتح ہوا

اور بعض صحابہؓ نے بیس بیس۲۰ تیس تیس۳۰ حج کئے اور قربانیاں بھی کیں۔ لیکن روحانیت سے دیکھنے والی آنکھ جانتی ہے کہ وہ قربانیاں صلح حدیبیہ والی قربانی کے سامنے کچھ قیمت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ وہاں خدا تعالےٰ نے خود اتر آیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے سامنے جو قربانی کی جائے۔ اُس کے سامنے دوسری قربانیاں حیثیت ہی کیا رکھتی ہیں۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے خدا تعالےٰ نے خود جلوہ افروز ہوا اور اس نے خود جلوہ فرما کر مشرکین مکہ کو بتا دیا کہ تم کہتے ہو خانہ کعبہ ہمارا ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو وہاں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ سو ہم عارضی طور پر اسے تمہارا ہی سمجھ لیتے ہیں۔ اور اپنا گھر اس جگہ کو قرار دے دیتے جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی اترے ہوئے ہیں۔ غرض بظاہر یہ ایک بے حقیقت قربانی تھی لیکن

کتنا فلسفہ ہے

جو اس میں پایا جاتا ہے۔ پس قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں یہ بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت اگر ایک طرف جسم اور دل اور دماغ سے تعلق رکھنے والی قربانیاں پیش کرتی ہے۔ تو دوسری طرف وہ نسیکہ یعنی اموال سے تعلق رکھنے والی قربانی جو خواہ

کسی مقصد

کے ماتحت ہو یا بلا مقصد ہو پیش کرتی ہے۔ اور اس میں کوئی دوسرا نبی اور اس کی قوم آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

توسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو

بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے اب جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۵۹ء کی بجائے مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ ہفتہ اتوار) کو ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

تقریب رخصتانہ اور دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۰ دسمبر کو امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب خوشنویس کی تقریب رخصتانہ بمقام فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح احمد یوسف صاحب ابن مکرم ماسٹر شیر علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ساتھ اسی تاریخ کو محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پڑھا۔ مولانا شمس صاحب اس تقریب میں شمولیت کے لئے ربوہ سے فیروز والہ تشریف لائے تھے۔

مورخہ ۱۲ دسمبر کو ماسٹر شیر علی صاحب اپنے لڑکے کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تبصرہ

احمدی جنتری ۱۹۶۰ء

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ پاکستان۔ ۴۳ سال سے احمدی جنتری شائع کرتے ہیں۔ تیس سال تک قادیان سے اور اب گیارہ بارہ سال سے ربوہ پاکستان سے شائع کرتے ہیں۔ اس میں عموماً سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخصوص مسائل تبلیغی اخلاقی مذہبی دلکش و دلچسپ مضامین درج ہوتے ہیں اور ہر سال ہی نئے نئے مضمون ہوتے ہیں جو احمدی احباب کے علوم میں مزید اضافہ اور غیر اصحاب کے لئے ان کی نجات و بھلائی و بہتری کا موجب ہوتے ہیں۔ اس دفعہ بھی بڑے مفید مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ اچھے کاغذ لکھائی چھپائی سے مزین قیمت بھی واجبی ہے یعنی صرف چار آنہ ۔ ۴/ مذکورہ بالا پتہ سے احباب منگوا سکتے ہیں۔

درخواست دعا

میرے چچا جان مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مینجر فلپس ایکٹریکل کمپنی چٹاگانگ اپنی بچی عزیزہ منصورہ کے پاؤں کے آپریشن کے لئے چند روز تک انگلستان روانہ ہو رہے ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کا حامی و ناصر ہو اور کامیاب آپریشن اور کامل صحت کے بعد وہ بخیر و عافیت اپنے وطن واپس تشریف لائیں۔ آمین

(خاکسار مطیع اللہ درد)

قبولِ صداقت کے بعد اشاعتِ صداقت کی ذمہ واری

ہر احمدی نے جماعت میں شامل ہوتے ہوئے چند شرائط بیعت کو قبول کیا ہے۔ ان میں سے خصوصاً دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"یہ بیعت تخم ریزی ہے۔ اعمال صالحہ کی جس طرح کوئی باغبان درخت لگاتا ہے۔ یا کسی چیز کا بیج لیتا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص بیج لے کر یا درخت لگا کر وہیں اس کو ختم کر دے۔ اور آئندہ آبپاشی اور حفاظت نہ کرے۔ تو وہ تخم ضائع ہو جائے گا۔ یاد رکھو بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر ساتھ اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگائے تو ترقی ہوتی ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء) حضرت موعود علیہ السلام نے ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا۔

"تم خود سوچ لو کہ وہ مریض جو پرہیز نہیں کرتا خواہ اس کو کیسے ہی شفا بخش نسخے دیئے جائیں۔ وہ کتنے ہی مجرب کیوں نہ ہوں۔ لیکن اگر پرہیز نہیں کرتا تو وہ نسخے اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ پس یہی حال بیعت کا ہے۔ اگر کوئی شخص بیعت تو کرتا ہے۔ لیکن شرائط بیعت کو پورا نہیں کرتا۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی جو بیعت کا اصل مقصد ہے۔ نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے وبالِ جان ہو جاتا ہے۔" (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء)

اس قول سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اکناف عالم کی سعید روحوں کو بھی منور کرنا ہے۔ اسی لئے تحریک جدید کا قیام آج سے پچیس سال قبل حضرت اقدس ایدہ اللہ نے فرمایا جو اپنے مبشرین کے ذریعہ دنیا کو مسیح ثانی کی آمد کی خوشخبری پہنچا رہی ہے۔ علاوہ ازیں مساجد کی تعمیر بھی تثلیث کے مراکز میں کی جا رہی ہے۔ اور اسلام کا یہ امتیازی نشان تقریری زبان میں لوگوں کی توجہ کو ہدایت کی طرف مبذول کرا رہا ہے۔ پھر قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا میں نورِ ہدایت پھیلائی جا رہی ہے۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کاموں کی تفصیل معلوم کرنے کا شوق ہو تو آپ کا ارشاد ملنے پر مناسب لٹریچر بھجوایا جا سکتا ہے۔ ان سب ضروری امور کے لئے اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس آپ آج ہی سے اس امر کا عہد فرمائیں۔ کہ تحریک جدید میں شامل ہو کر جس قدر خدمت اس پاک غرض کے لئے کر سکتے ہیں۔ اس کو اپنے اموال صرف کر کے کریں گے۔ ہر ایک مرد، ہر ایک عورت اور ہر ایک بچے کو اس میں شامل کرنے کی حضرت اقدس ایدہ اللہ نے تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ پس آپ مطلع فرما دیں کہ کیا آپ نے اپنی جماعت میں اس کا چندہ لکھوا دیا ہے؟ اگر نہیں تو فوری طور پر اپنا چندہ لکھوایئے اور ہمیں اطلاع دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

سرکلر ۲

۲۵۰۱۱۰۵۹

وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان دار القضاء مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب ٹیچر سابق صوبیدار میجر $\frac{221}{E}$ رحمان پورہ اچھرہ لاہور نے درخواست دی ہے۔ کہ سلطان محمد صاحب ولد مولا بخش صاحب گلی مولوی سراج الدین صاحب اہاتہ بازار گوجرانوالہ کے ذمہ مبلغ ۱۸/۴/۰ روپے بقایا قیمت دودھ چلے آتے ہیں۔ اور حسب وعدہ خود دسمبر ۱۹۵۶ء میں بھی ادا نہیں کئے مجھے ان سے یہ رقم دلائی جائے۔ معمولی طریق سے سلطان محمد صاحب مذکور سے جواب نہیں لیا جا سکا اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سلطان محمد صاحب مذکورہ پندرہ دن کے اندر جواب دیں کہ وہ مذکورہ رقم کیوں ادا نہیں کرتے۔ نیز اپنا مکمل ایڈریس برائے خط و کتابت تحریر کریں اور اس معاملے کی پیروی کے لئے بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۶۰ء بوقت ۱۰ بجے صبح دفتر ھذا میں پہنچ جائیں۔

ایصالِ ثواب

اپنے مرحوم محسنوں کے احسانات کا بدلہ دینے کا طریق؟

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاکیزہ نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے مرحوم محسنوں کو اشاعت اسلام کے عظیم الشان ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے چندہ تحریک جدید ادا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور کے چندہ کی تفصیل جو کہ الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ بتلاتی ہے کہ چندہ تحریک جدید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرحوم والدین مرحوم بیگمات غرضیکہ ہر مرحوم محسن کی طرف سے ادا کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ امر یقیناً مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ اسی نیک نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے ہمارے محترم دوست میجر حمید احمد صاحب کلیم نے فورٹ سنڈیمن سے -/۲۴۵ روپے کا وعدہ بھجوایا ہے اور اس میں اپنی والدہ ماجدہ کو بھی شامل فرمایا ہے۔ جو ابھی حال ہی میں اپنے آقائے حقیقی کے پاس پہنچی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز مکرم میجر صاحب نے جس رنگ میں اپنی ماجدہ کو ایصالِ ثواب کے لئے فوری قدم اٹھایا ہے۔ وہ قابل صد ستائش ہے۔ دیگر صاحب ثروت احباب کو بھی اپنے مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کے لئے اسی طرح قدم اٹھانا چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے اور تقاریر کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۵۲ مختلف زبانوں میں تقاریر کروائی گئی تھیں۔ انہیں احباب نے بہت پسند کیا تھا۔ اور حاضری توقع سے کہیں زیادہ تھی۔ پریس نے بھی اس اجلاس کو اہمیت دی تھی۔ چنانچہ خبر رساں ایجنسیوں کی وساطت سے اس کی روئداد ملکی اور غیر ملکی اخباروں میں شائع ہوئی تھی۔ ایسٹ افریقن ٹائمز اور ریویو آف ریلیجنز میں اس اجلاس میں شامل ہونے والے احباب کا گروپ فوٹو شائع ہوا۔ اور مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے اسے ۱۹۶۰ء کے احمدیہ کیلنڈر میں نمایاں جگہ دی ہے۔

مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی نے اپنے موقر جریدہ صدق جدید میں ہنر شنیز بگہ کے عنوان کے ماتحت ادارتی نوٹ میں لکھا۔

"قادیانیوں کے سارے عیب ایک طرف اور تعالیت تبلیغی جوش و سرگرمی دوسری طرف تو بھاری یہی دوسرا پلہ رہیگا"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہماری ان مساعی کو اچھے الفاظ میں ذکر فرمایا ہماری کوشش ہے کہ امسال اسے پہلے سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں۔ لہٰذا جو احباب کوئی غیر ملکی زبان جانتے ہوں۔ اور اس میں حصہ لینا چاہتے ہوں۔ وہ تحریری طور پر اطلاع دیدیں۔ تا کہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے جو احباب تقاریر وغیرہ لینا چاہتے ہوں وہ بھی اپنے ارادے سے مطلع فرمائیں۔

اس سلسلہ میں آپ کے مفید مشورے بھی شکریہ کے ساتھ قبول کئے جائیں گے:

مہتمم تحریک جدید۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے۔ مجلس کے صدر محترم کی ان تھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر جو احباب تشریف لائے تھے۔ وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے اب اس کی تکمیل۔ قرضہ کی ادائیگی۔ کوارٹروں کی تعمیر اور پانی کا انتظام اور احاطہ کی زیبائش کا کام باقی ہے۔ مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کر کے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ آپ اپنے حلقے کا جائزہ لیں کہ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو بقایا جلد جلد وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا کہ اس کام کو مکمل کیا جا سکے۔ اور مرکزی عہدیداران اپنی توجہ دوسرے ضروری کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم لے کر گئے تھے۔ کہ آپ تعمیر فنڈ کی پوری رقم آخر دسمبر تک ضرور بھجوا دیں گے۔ اسے عملی جامہ پہنا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وعدہ جات تحریک جدید کیلئے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی مساعی

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے سٹاف اور طلبہ کی طرف سے تحریک جدید کے سال نو کے لئے -/۱۲۹۴/۱۰ روپے کے وعدے موصول ہوئے ہیں جو گزشتہ سال کی نسبت -/۱۷۳ روپے زائد ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانی کے جذبہ میں ترقی یقیناً مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے اور ان کے مخلص رفقاء کار کی رہین منت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے بھائی عزیز احمد راشد جو مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کے بھانجے ہیں۔ اور ایئر فورس میں ملازم ہیں۔ $\frac{11}{59}$-۲۶ کو۔ انڈوں سے بچے نکالنے والی مشین پر کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اور بازو جل گئے ہیں۔ اور اس وقت ماڑی پور آرمی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ جملہ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے صحت کامل و عاجل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد رفیع ولد چوہدری لعل خان صاحب مرحوم محلہ شمالی کھاریاں)

۲۔ عبد الصادق میرے لڑکے عالمگیر جہلم کافی عرصہ سے نزلہ و کھانسی میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبد المومن غلہ منڈی ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد ماسٹر عطاء اللہ صاحب۔ عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد ظفر کھاریاں)

کوئلہ کی کان میں آتشزدگی سے پانچ ہزار مربع فٹ رقبہ کی تباہی

کوئٹہ ۱۴ دسمبر کوئٹہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع ڈیگاری نامی مقام پر کوئلے کی سرکاری کان میں آگ لگ گئی جو پانچ ہزار مربع فٹ علاقے میں پھیل چکی ہے آگ پرسوں شام لگی تھی۔ لیکن اس پر فائر بریگیڈ کی مسلسل کوششوں کے باوجود کل شام تک قابو نہیں پایا جا سکا تھا۔ ابھی تک کسی شخص کے ہلاک یا مجروح ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ نہ ہی ابھی تک یہ معلوم ہوا ہے کہ آگ لگنے کی وجہ کیا ہے۔

ذمہ دار حلقوں کی اطلاع کے مطابق اس آگ کا سراغ پرسوں سات آٹھ بجے لگا تھا۔ منیجر اطلاع ملنے پر فی الفور موقع پر پہنچ گیا تھا۔ لیکن آگ آناً فاناً اتنی تیز ہو گئی کہ اس کے مقابلے میں آگ بجھانے والے عملے کی کوئی پیش نہ گئی......

......اور اب آگ بڑھتے بڑھتے پانچ ہزار مربع فٹ علاقے میں پھیل چکی ہے۔ اس کان سے روزانہ ایک سو ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے حال ہی میں حکومت نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کان کا انتظام پی۔ آئی۔ ڈی سی کو سونپ دیا جائے۔ چنانچہ منتقلی کا بندوبست ہو رہا تھا

کان سے دھوئیں کے بادل نکل رہے ہیں جن کی وجہ سے یہ اندازہ لگانا بھی محال ہے کہ آگ کی وجہ سے کتنا نقصان پہنچا ہے۔ یاد رہے چند دن پیشتر اسی علاقہ میں پہلے بھی ایک کان میں آگ لگ گئی تھی جسے بجھانے میں سات دن لگے تھے۔

درخواست دعا

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب فوتی اسٹیشن ماسٹر ناروال ایک عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے عاجزانہ دعا کی درخواست دعا ہے۔
(حکیم مرغوب اللہ جلیل
بازار تکمہ شیخوپورہ)

عالم فاضل بنانے والی کتابیں مفت حاصل کریں

(۱) کلید ترجمہ قرآن مجید مکمل ہر دو حصہ پانچ روپیہ (۲) شرح حرم یعنی زمانہ فقہ احمدیہ مع فتاویٰ احمدیہ تین روپیہ (۳) تلخیص العربیہ۔ عربی اردو لغات اڑھائی روپیہ (۴) حیات قدسی حصہ اول و پنجم از مولانا راجیکی صاحب ہر دو ساڑھے تین روپیہ (۵) شہداء الحق پندرہ شہیدان کابل کے حالات ایک روپیہ (۶) ظہور احمد موعود (سیرت حضرت اقدس ع) ایک روپیہ (۷) شہادت نامہ حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب نظم پنجابی آٹھ آنہ (۸) انعامات خداوند کریم پانچ سو صفحات کی کتاب تین روپیہ (۹) صحیفہ اصحاب کہف بارہ آنہ (۱۰) میری داستان ایک روپیہ۔ ان میں سے جتنے روپیہ کی کتابیں آپ خریدیں گے اس سے آدھی رقم کی کتابیں آپ کو مفت ملیں گی مثلاً پانچ روپیہ کی کتاب خریدنے پر اڑھائی روپیہ کی کوئی دوسری کتاب مفت

حکیم عبد اللطیف شاہد گول بازار ربوہ و ۱۴ امین بازار گوالمنڈی لاہور

اعلان

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء بوقت ۸ بجے صبح اورینٹل کے دفتر میں ہوگا۔ حصہ داران سے التماس ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرمائیں۔

ایجنڈا

(۱) حسابات نفع نقصان۔ بیلنس شیٹ بابت سال ۱۹۵۸-۵۹ء مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۹ء
(۲) انتخابات ڈائریکٹران کمپنی (۳) تقرر آڈیٹر

(حافظ) عبد السلام چیئرمین
دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

حصہ داران الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کی اطلاع کے لئے

تمام حصہ داران "الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کمپنی ہذا کا سالانہ اجلاس عام مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۹ء بوقت گیارہ بجے صبح دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران اس میں شمولیت فرمائیں۔

ایجنڈا حسب ذیل ہوگا

(۱) سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۹ء
(۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ
(۳) انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ
(۴) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

خاکسار ۔ جلال الدین شمس چیئرمین
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ۔ ربوہ

صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں جمعرات ۱۷ دسمبر بوقت ۳ بجے سہ پہر قاسم باغ ملتان میں ایک جلسۂ عام سے خطاب فرمائیں گے!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴